قمر الحسنین

بزرگوں نے فرمایا

۱) و قال الامام احمد حدثنا ابونعیم حدثنا سفیان عن یزید ابن ابی زیاد عن ابی نعیم عن ابی سعید ن الخدری قال- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ-

۲) و رواہ الترمذی من حدیث سفیان الثوری وغیرہ عن یزید ابن زیاد و قال حدیث حسن صحیح-

۳) و قد رواہ ابوالقاسم البغوی عن داود بن رشید عن مروان الفزاری عن الحکم بن عبد الرحمن بن ابی نعیم عن ابیہ، عن ابی سعید ن الخدری قال- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ الا ابنتی الخالۃ یحیی و عیسی (علیہما السلام) و اخرجہ النسائی من حدیث مروان بن معاویۃ الفزاری بہ-

۴) و رواہ سوید بن سعید عن محمد بن حازم عن الاعمش عن عطیۃ عن ابی سعید-

۵) وقال الامام احمد حدثنا وکیع عن ربیع بن سعد عن ابی سابط قال دخل حسین بن علی المسجد فقال جابر بن عبد اللہ من احب ان ینظر الی سید شباب اہل الجنۃ فلینظر الی ھذا- سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم- تفرد بہ احمد

۶) و روی الترمذی و النسائی من حدیث اسرائیل عن میسرۃ بن حبیب عن المنہال بن عمرو عن زر ابن حبیش عن حذیفہ ان امہ بعثتہ لیستغفر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لہا، قال فأ تیتہ فصلیت معہ المغرب ثم صلی حین صلی العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا؟ حذیفہ؟ قلت نعم- قال ماحاجتک غفر اللہ ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الی الارض قبل ھذہ اللیلۃ استاذن ربہ بان یسلم علیّ و یبشرنی بان فاطمۃ سیدہ نساء اہل الجنۃ و ان الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ ثم قال الترمذی ھذا حدیث غریب لایعرف الا من حدیث اسرائیل

۷) و قد روی مثل ھذا من حدیث علی ابن ابی طالب و من حدیث الحسین نفسہ وعمرو ابنہ عبد اللہ و ابن عباس و ابن مسعود و غیرہم

و فی اسانیدہ، کلہا ضعف (واللہ اعلم) (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۰۶)

ترجمہ صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ:

۱) امام احمد فرماتے ہیں کہ ہمیں ابو نعیم نے بتایا اور انہیں سفیان نے بتایا جو کہ یزید ابن زیاد سے روایت کرتے ہیں اور یزید ابی نعیم سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں

۲) امام ترمذی روایت کرتے ہیں سفیان ثوری کی حدیث سے اور اس کے علاوہ یزید ابن زیاد سے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

۳) ابو القاسم البغوی داؤد بن رشید سے روائت کرتےہیں اور وہ مروان الفزاری سے اور وہ حکم بن عبدالرحمن بن ابی نعیم سے اور وہ اپنے باپ سے وہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتےہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ سوائے میری خالہ کے بیٹے یعنی یحیی اور عیسی علیہما السلام (کہ وہ دونوں مستثنی ہیں یعنی ان کے سردار نہیں) امام نسائی نے یہ روایت مروان بن معاویہ فزاری سے لی ہے۔

۴) اور اس کو روایت کیا ہے سوید بن سعید نے محمد بن حازم سے اور وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسعید سے۔

۵) امام احمد فرماتے ہیں کہ ہمیں وکیع نے بتایا اور وہ ربیع بن سعد سے روایت کرتے ہیں وہ ابی سابط سے روایت کرتے ہیں ابی سابط کہتے ہیں کہ سیدنا حسین بن علی مسجد میں داخل ہوئے تو جابر بن عبد اللہ نے کہا جو شخص اس بات کا متمنی ہو کہ وہ اہل جنت کے سردار کو دیکھے تو اسے چاہیئے کہ انہیں دیکھ لے۔ میں نے یہ بات کہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ امام احمد کا یہ تفرد ہے۔

۶) اور ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے حدیث اسرائیل سے وہ روایت کرتے میسرہ بن حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں منہال بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں زر بن حبیش سے وہ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ کی والدہ نے انہیں رسول اللہ کی طرف بھیجا تاکہ رسول اللہ ﷺ اس کیلئے اور ان کی والدہ کیلئے بخشش مانگیں۔ حذیفہ کہتے ہیں میں آنحضرت ﷺ کے ہاں آیا اور آپ ﷺ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی پھر اسی طرح عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ چل دیئے اور میں آپ ﷺ کے پیچھے چلنے لگا تو آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ حذیفہ؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے اللہ تعالی تجھے اور تیری ماں کو بخشے یہ ایک ایسا فرشتہ ہے جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اس نے اللہ رب العزت سے اجازت طلب کی ہے تاکہ مجھے سلام کرے۔ اور مجھے خوشخبری سنائے کہ سیدہ فاطمہؓ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور اس کو کوئی نہیں جانتا سوائے حدیث اسرائیل کے۔

۷) اور اسی قسم کی حدیث سیدنا علیؓ سے بھی مروی ہے اور سیدنا حسینؓ کی اپنی بارے میں یہ حدیث بھی ہے۔ اور سیدنا عمر اور ابن عمرو ابن عباس و ابن مسعود و غیرہم سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن ان تمام کی سندوں میں ضعف ہے یعنی یہ سب حدیثیں ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۰۶)